© rasailojaraid.com

محرم الحرام اور اس کے تقاضے

محرم الحرام حرمت کے مہینوں میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بارہ مہینوں کا تذکرہ کرتے ہوئے چار حرمت والے مہینوں کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ فرمایا:

﴿ان عدۃ الشھور عنداللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموت والارض منھا اربعۃ حرم فلا تظلموا فیھن انفسکم۔﴾ (التوبۃ:۳۶)

تین مہینے پے در پے ذی القعدہ، ذوالحجہ اور محرم جبکہ ایک مہینہ رجب ہے۔ حدیث میں آپ کا ارشاد گرامی ہے:

((السنۃ اثنا عشر شھرا منھا اربعۃ حرم ثلاثۃ متوالیات ذوالقعدۃ، ذوالحجۃ والمحرم و رجب مضر الذی بین جمادی وشعبان)) (بخاری شریف)

حج سے ایک مہینہ پہلے اور ایک مہینہ بعد لوگ قتال بند کر دیتے تا کہ حجاج بخیر و عافیت مکہ مکرمہ آئیں، فریضہ حج ادا کریں اور بخیر و عافیت واپس چلے جائیں اور ایسے رجب کا مہینہ میں لوگ عمرے کی غرض سے آتے۔ تب بھی انہیں پُرامن ماحول میسر ہوتا۔ اسلام میں بھی ان مہینوں کی حرمت کو برقرار رکھا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ تعلیم دی کہ ہم بھی ان مہینوں میں اپنے آپ پر ظلم نہ کریں۔ امام قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حرمت والے مہینوں میں ظلم کا گناہ دوسرے مہینوں کی نسبت کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ اور سب سے بڑا ظلم شرک ہے۔ جس کا اظہار ماہِ محرم میں کثرت سے ہوتا ہے۔ بعض لوگ شرکیہ نعرے لگاتے ہیں اور غیراللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ اس مہینے میں دنگا فساد اور لڑائی جھگڑے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے محرم کا مہینہ بڑی اہمیت اور عظمت والا ہے۔ اس میں کفار سے جنگ بھی نہیں کرنی چاہیے۔ الا کہ وہ جنگ پر مجبور کر دیں۔ چہ جائیکہ مسلمان آپس میں دست و گریباں ہوں اور ایک دوسرے کے خون کو مباح سمجھیں۔

ماہِ محرم کی فضیلت کے حوالے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا:

((افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم وافضل الصلاۃ بعد الفریضۃ صلاۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللیل)) (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((ما رایت النبی ﷺ تیحری صیام یوم فضلہ علی غیرہ الا ھذا الیوم یوم عاشورا وھذا الشھر یعنی شھر رمضان)) (بخاری)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے یوم عاشورا کے علاوہ کسی اور دن کے روزے رکھنے کو فوقیت دی ہو سوائے رمضان المبارک کے۔

اور اسی طرح یومِ عاشورا کا روزہ رکھنے کی تلقین فرماتے۔ جس کا اہتمام صحابہ کرام فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں: رسول اکرم ﷺ نے مدینہ کے اردگرد بستیوں میں اعلان کرادیا کہ عاشورا کا روزہ رکھیں۔ چنانچہ ہم خود اور اپنے بچوں کو روزہ رکھواتے اور جب وہ کھانے کے لیے روتے تو ہم انہیں کھلونے دے دیا کرتے تھے تاکہ افطاری تک دل بہلاتے رہیں۔

ہونا تو یہ چاہیے کہ ہم محرم الحرام کا دل و جان سے احترام کریں اور اسلامی تعلیمات کے مطابق طرزِ عمل اختیار کریں اور کسی کو شکوہ و شکایت کا موقعہ نہ دیں۔ دوسروں کے ساتھ زیادتی اور اپنے پر ظلم نہ کریں۔ اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دیں۔ مگر افسوس کہ ایسا ہوتا نہیں۔ محرم الحرام کے آتے ہی حالات سنگین ہو جاتے ہیں اور پورے پاکستان میں ہنگامی حالت نظر آتی ہے۔ ایسے میں ہمیں اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔ چند ایک یہ ہیں:

۱۔ اہل تشیع چونکہ محرم کے پہلے عشرے میں مجالس عزا منعقد کرتے ہیں' ان کے نزدیک مجالس اور عزاداری عبادت کا درجہ رکھتی ہیں۔ لہٰذا یہ ان کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ حالات کو پُرسکون رکھنے میں کلیدی کردار ادا کریں۔ شائستہ گفتگو کے ساتھ دوسروں کے جذبات کا احترام کریں اور کسی کو اشتعال انگیزی کا موقعہ نہ دیں۔

۲۔ عموماً طور پر یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ شیعہ سنی فساد میں کوئی تیسرا عنصر فائدہ اٹھاتا ہے۔ باہمی اختلافات کو اچھالتا ہے۔ اس پر قابو پانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ اپنی خفیہ ایجنسیوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے ذریعے کڑی نگرانی کریں اور ایسے عناصر کو یہ موقعہ نہ دیا جائے کہ امن وامان کی صورت کو خراب کریں۔

۳۔ تمام علماء کرام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بھی حالات کو پُرسکون رکھنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ جذبات کی بجائے ہوش سے کام لیں اور فضا کو خوشگوار رکھیں۔ نیز کسی جگہ اگر لوگ مشتعل ہوں تو بھی انہیں پُرسکون رہنے کی تلقین کریں۔ یہی وقت کا تقاضا ہے۔ خصوصاً ایسے حالات میں جبکہ بھارت خود اشتعال انگیزی کر رہا ہے۔ وطن کی سالمیت اور بقاء کے لیے ہمیں اپنے جذبات کی قربانی دینا ہوگی۔

۴۔ پاکستان کی تمام سیاسی قوتوں کو بھی اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ تاکہ لوگوں میں اچھا پیغام جائے۔ نیز عوام بھی وسیع تر مفاد کے لیے پُرسکون رہیں اور حالات پر نظر رکھیں۔ اپنے گردوپیش کے لوگوں کا جائزہ لیں تاکہ کوئی شرپسند فساد کا باعث نہ بنے۔

اُمید ہے تمام ذمہ داران محرم الحرام کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھیں گے اور معروضات پر غور فرمائیں گے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

فلسطین ...... عالم اسلام کی خاموشی!

عالمی دہشت گرد اسرائیل کی وحشیانہ بمباری سے غزہ میں سینکڑوں فلسطینی شہید اور زخمی ہو گئے ہیں۔ جن میں بوڑھے، بچے اور عورتیں بھی شامل ہیں۔ حماس کے مرکزی دفتر اور سابق وزیر اعظم اسماعیل حانیہ کے گھر کو خصوصی نشانہ بنایا گیا۔ فلسطینی صدر محمود عباس اور فلسطین کی پارلیمنٹ کی عمارت کو بھی تباہ کر دیا گیا۔ ہنوز یہ حملے جاری ہیں۔

اسرائیل کی فلسطین کے خلاف کھلی جارحیت ایک عرصہ سے جاری ہے۔ ایسی ظالمانہ کارروائیاں روز کا معمول بن چکی ہیں۔ چونکہ اسے عالمی غنڈوں کی پشت پناہی اور سلامتی کونسل کی آشیرباد حاصل ہے

© rasailojaraid.com